بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان

بنگلہ دیش، پاکستان، برکینا فاسو اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 03؍مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کی جو معرفت ہمیں عطا فرمائی ہے یا اپنی کتب اور ارشادات میں اس معرفت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے جو طریق بیان فرمائے ہیں وہ مَیں نے پچھلے خطبات میں کچھ بیان کیے ہیں۔ قرآن کریم جو معرفت کا خزانہ ہمیں دیتا ہے حقیقت میں یہی ہے جو بندے کو خدا سے ملاتا ہے۔ اس کے علاوہ خدا کو پانے کا کوئی طریق نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے!   بے اِس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

پس یہ وہ نکتہ ہے جسے ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا چاہتے ہیں، اگر اپنی دنیا اور آخرت سنوارنا چاہتے ہیں تو ہمیں یہ باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔ یہ بات بھی پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ قرآن کریم کی معرفت سے فائدہ اٹھانے کے لیے بھی خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے راہنما کی ضرورت ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعودؑ ہیں۔ آپؑ نے قرآن کریم کے مختلف پہلوؤں پر جس گہرائی سے روشنی ڈالی ہے اور اس کے حسن سے آگاہ فرمایا ہے اس حوالے سے گذشتہ دو خطبات میں مَیں نے کچھ بیان کیا تھا۔ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے اور اس بارے میں کافی مواد ابھی بیان کرنے والا ہے۔ آج بھی اس سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے مَیں حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کی خصوصیات، مقام اور اہمیت کا ذکر کروں گا۔

اس بات کی وضاحت میں کہ قرآن خدا کا کلام ہے لالہ بھیم سین کے نام ایک خط میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ابھی تھوڑے دن کی بات ہے کہ لیکھرام نامی ایک برہمن جو آریہ تھا قادیان میں میرے پاس آیا اور کہا کہ وید

خدا کا کلام ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ مَیں قرآن کریم کو خدا کا کلام جانتا ہوں کیونکہ نہ اس میں شرک کی تعلیم ہے اور نہ کوئی اور ناپاک تعلیم ہے۔ اس کی پیروی سے زندہ خدا کا چہرہ نظر آجاتا ہے اور معجزات ظاہر ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے کلام ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ شرک سے پاک ہو اور اس پر عمل کرنے سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آئے۔

قرآن کریم نے خدا کا چہرہ دکھانے میں کس طرح اپنا کردار ادا کیا اس بات کو صحابہ کی زندگیوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ صحابہ کی زندگیوں میں قرآنی تعلیم کا اثر بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ جو صدر اسلام کا وقت تھا اس زمانے پر ایک وسیع نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی تعلیم نے کیونکر ایمان لانے والوں کو... ادنی درجہ سے اعلیٰ درجہ تک پہنچا دیا... خدا نے ایک پاک روح کے ساتھ ان کی تائید کی۔ وہ... نہ صرف اس درجہ پر رہے کہ اپنے عیبوں اور گناہوں کو محسوس کرتے ہوں اور ان کی بدبو سے بیزار ہوں بلکہ اب وہ نیکی کی طرف اس قدر قدم اٹھانے لگے کہ... نہ صرف کمزوریاں دور کیں بلکہ نیکیوں پر قدم بڑھتے گئے... انہوں نے خدا کے راضی کرنے کیلئے ان مجاہدات کو اختیار کیا جن سے بڑھ کر انسان کیلئے متصور نہیں انہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جانوں کا خس وخاشاک کی طرح بھی قدر نہ کیا۔ آخر وہ قبول کئے گئے اور خدا نے ان کے دلوں کو گناہ سے بکلی بیزار کر دیا اور نیکی کی محبت ڈال دی۔ پس یہ ہے قرآن کریم کا ان پر اثر کہ وہ زمین سے اٹھے اور آسمان کے چمکدار ستارے بن گئے جن کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک تمہارے لئے رہنما ہے۔

قرآن کریم کی پیروی سے انسان خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے اس حوالے سے آپؑ فرماتے ہیں: جو شخص قرآن شریف کا پیرو ہو کر محبت اور صدق کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے وہ ظلّی طور پر خدا کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ یہ سب نتیجہ اس زبردست طاقت اور خاصیت کا ہوتا ہے جو خدا کے کلام قرآن شریف میں ہم مطالعہ کرتے ہیں۔ فرمایا مَیں نے قرآن کریم میں ایک زبردست طاقت پائی ہے، مَیں نے آنحضرت ﷺ کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقاماتِ ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔

قرآنِ کریم کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: قرآنِ کریم کی چار اعجازی خوبیاں ہیں۔
پہلی خوبی قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت ہے جو انسانی فصاحت وبلاغت سے بالکل ممتاز ہے۔ دوسری معجزانہ خوبی یہ ہے کہ جس قدر اس نے قصے بیان کیے ہیں در حقیقت وہ پیش گوئیاں ہیں۔ تیسری معجزانہ خوبی یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم انسانی فطرت کو اس کے کمال تک پہنچانے کے لیے پورا پورا سامان اپنے اندر رکھتی ہے۔ چوتھی بڑی اعجازی خوبی یہ ہے کہ وہ کامل پیروی کرنے والے کو خدا تعالیٰ کے ایسا نزدیک کر دیتا ہے کہ وہ مکالمہ الٰہیہ کا شرف پالیتا ہے اور کھلے کھلے نشان اس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ فرمایا قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس کی پیروی کے نتیجے میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

قرآن کریم کی معجزانہ تاثیرات سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی کامل پیروی کرنے والے درجہ قبولیت کا پاتے ہیں اور ان کی دعائیں قبول ہو کر خدا تعالیٰ اپنے کلامِ لذیذ اور پُر رعب کے ذریعہ سے ان کو اطلاع بھی دیتا ہے اور خاص طور پر دشمنوں کے مقابلے میں ان کی مدد بھی کرتا ہے۔

قرآن کریم کی تاثیرات کے متعلق حضورؑ فرماتے ہیں: خدا کی عظمت اور ہیبت کا وہ یقین چاہیے جو غفلت کے پردوں کو پاش پاش کر دے اور بدن پر ایک لرزہ ڈال دے اور موت کو قریب کر کے دکھلاوے اور ایسا خوف دل پر غالب کرے جس سے تمام تار و پود نفسِ امارہ کے ٹوٹ جاویں اور انسان ایک غیبی ہاتھ سے خدا کی طرف کھینچا جائے اور اُس کا دل اِس یقین سے بھر جائے کہ درحقیقت خدا موجود ہے جو بے باک مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑتا۔ مَیں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے قرآن مجید ہے۔ قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالَمِ ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے۔

اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ قرآن کریم شرک سے نجات کا ذریعہ ہے آپؑ فرماتے ہیں: جو کچھ قرآن کریم نے توحید کا تخم بلادِ عرب، فارس، مصر، شام، ہند، چین، افغانستان، کشمیر وغیرہ کے بلاد میں بو دیا ہے اور اکثر بلاد سے شرک اور مخلوق پرستی کا تخم جڑ سے اکھاڑ دیا ہے یہ ایک ایسی کارروائی ہے جس کی نظیر کسی زمانے میں نہیں پائی جاتی۔

قرآن کریم کی تعلیم اعلیٰ درجے کی تعلیم ہے اس حوالے سے آپؑ فرماتے ہیں: وہ کتاب جو انتہائی درجے کی ضلالت کے وقت میں نازل ہوئی اس کیلئے اعلیٰ تعلیم کی ضرورت تھی۔ وہ کتاب جو ان لوگوں کی اصلاح کیلئے آئی جن کے دلوں میں عقائدِ فاسدہ راسخ ہو چکے تھے اور اعمالِ قبیحہ ایک عادت کے حکم میں ہو گئے تھے۔

قرآن کریم کے عالمگیر کتاب ہونے کے بارے میں آپؑ نے فرمایا کہ جب انسان نے دنیا کی آبادی میں ترقی کی اور ملاقات کے لیے راہ کُھل گئی اور ایک ملک کے لوگوں کو دوسرے ملک کے لوگوں کے ساتھ ملاقات کے سامان میسر آ گئے اور اس بات کا علم ہو گیا کہ فلاں فلاں حصہ زمین پر نوع انسان رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ ان کو دوبارہ ایک قوم کی طرح بنا دیا جائے اور بعد تفرقہ کے ان کو جمع کیا جاوے تب خدا نے تمام لوگوں کے لیے ایک کتاب بھیجی۔

حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کی علل اربعہ بیان فرمائی ہیں۔ یہ کون کون سی علل ہیں۔ پہلے علتِ فاعلی یعنی اس کو کرنے والا کون ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں۔ دوسری علتِ صوری یعنی ظاہری اور عملی وجوہات اس کی کیا ہیں۔ علتِ مادی یعنی اس کا مادی فائدہ کیا ہے۔ علتِ غائی یعنی ان سب کی بنیادی وجہ اور مقصد کیا ہے۔ علتِ فاعلی کی نسبت فرمایا الٓمّٓ۔ اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ یعنی مَیں خدا سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ علتِ مادی

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ یعنی یہ کتاب خداتعالیٰ کی طرف سے آئی ہے جو سب سے زیادہ علم رکھتا ہے اس پر عمل کرکے حقیقی فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ علتِ صوری لَا رَیْبَ فِیْہِ ہے یعنی اس کتاب کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا شک وشبہ ہی نہیں ہے۔ جو بات ہے وہ مستحکم اور جو دعویٰ ہے وہ مدلل اور روشن ہے۔ اس کتاب کی علتِ غائی ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ہے یعنی اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ متقیوں کو ہدایت کرے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کل کے نام نہاد علماء نے قرآن کی لازوال تعلیم کو ایسے رنگ میں پیش کیا ہے کہ مخالفوں کو اس پر الٹا اعتراض کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ آج یہ ہم احمدیوں کا کام ہے کہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتے ہوئے اس تعلیم کی خوبیوں کو اپنے قول وفعل سے ثابت کریں۔ دنیا کو بتائیں کہ قرآن کریم ہی تمام بیماریوں کا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے بنگلہ دیش، پاکستان، برکینا فاسو اور الجزائر کے احمدیوں کے متعلق دعا کی تحریک فرمائی۔ حضورِ انور نے فرمایا:

اب مَیں دعا کی تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں۔ بنگلہ دیش میں آج کل جلسہ سالانہ ہو رہا ہے۔ آج ہی ان کا پہلا دن تھا۔ لیکن وہاں مخالفین نے جلسہ گاہ پر حملہ کیا۔ کئی لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔ ابھی تک جو خبر آئی ہے اس کے مطابق انہوں نے کچھ اس طرح حملہ کیا کہ بعض شدید زخمی بھی ہوئے ہیں۔ پھر اس علاقے کے احمدیوں کے گھروں کو جلا بھی رہے ہیں۔ ابھی پورا اندازا نہیں کہ کتنا نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کی پکڑ کے بھی سامان کرے۔ ان کے لیے کوئی ہدایت کی دعا تو نہیں ہو سکتی۔ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا کی دعا ہی ہے جو منہ سے نکلتی ہے، دل سے نکلتی ہے۔

اسی طرح پاکستان کے حالات کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی احمدیوں کے حالات ٹھیک رکھے۔ برکینا فاسو میں بھی ابھی خطرات منڈلا رہے ہیں۔ وہاں کے لیے دعا کریں۔ اسی طرح الجزائر میں بھی احمدیوں پر بعض مقدمات ہیں۔ ان کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ احمدیوں کو محفوظ رکھے۔

بنگلہ دیش میں جیسا کہ میں نے کہا انتظامیہ نے ہمیں یہی کہا تھا کہ فکر نہ کرو۔ جلسہ کرو اور ہم پوری حفاظت کریں گے۔ لیکن جب بلوائی اور دہشت گرد اور شدت پسند ملاں اپنے ٹولوں کو لے کر آئے تو وہاں کھڑی پولیس تماشائی بن کر بیٹھی ہوئی ہے اور کوئی کام نہیں کر رہی۔ بہرحال ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کی مشکلات کو جلد دور فرمائے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔